



”اصل میں ماما کو بازار جانا تھا تو میں نہیں گئی۔
 ویسے بھی پر جانے کچھ خاص نہیں ہو رہی تو سہا گئی
 چھٹی بار لیتے ہیں۔“
 ”اسی اچھا تھا بھی بازار گئی ہیں کس کے ساتھ؟“
 نے پوچھا۔
 ”امداد لود کے ساتھ گئی ہیں۔ ہو سکتا ہے یہی خلیہ
 بھی ساتھ ہوں کیونکہ انہوں نے بھی کہا تھا۔“
 نے تفصیل سے بتایا۔ اس دوران دونوں امداد آگئی
 تھیں۔
 اسری نے کہا تھا کھا کے ظہر کی نماز پڑھی۔ ماں
 کیونکہ کھانے میں گر بخوش کر رہی تھی۔ اس کے

موسم اچھا تھا گرم تھا جلد تھامی کا آخری
 شہر چل رہا تھا کھڑیوں سے پارش بھی نہیں ہوتی تھی۔
 ورنہ ٹھیک تھا کہ شش بولی تھی اس پر۔
 اسری اپنے ہوا تھامے کے آگے گاڑی سے اتریں۔
 دینا اسے کان سے لے کر تکی تھی۔ سوچے سے یہ
 پوچھتے ہوئے اس سے خود کل پہاڑ رکھ چھ نکال
 بعد اس کی ہنسی۔ ”کیا تھیں؟“
 ”اسلام بیگم چھوڑا۔“ اس نے فوراً سلام کیا۔
 ”نہی بھی خوشوار تھا جس پر اسری نے اسے خود سے
 دیکھ کر سلام کا جوس لیا۔
 ”وہ بیگم اسلام آج کب کونج نہیں جیتیں؟“

تیار کرنا

ہوئے وہ پہلی لود ایک۔ بہن تھی، بیٹیوں شادی شدہ
 تھے اسری سب سے پہلی تھی لود گھر والوں کی
 خوب قرب محبت بھی سب سے ہی تھی اسی محبت نے
 اسے انکو سے کسی حد تک غلام کرنا تھا۔ وہیں تو
 موبوں تیز طرار فریگیں کی آگ میں بھی آگ میں ڈال
 کہات نہ کر سکتی تھی۔ عجیب ہو گھائی حریفین کوئی
 تھی جس پر اس کا ہونا بھی لگا۔
 کچھ لوگوں کے دوست قریب تھی جن میں اس کے
 گھر والے لود فرزند شامل تھے ان کے ساتھ اس کا
 بڑے بے تکلفی اور اپنیت کا رنگ لے ہوئے تھا اگر
 گھر میں اسے کوئی شرارتیں کرتے تو کہہ لیتے تو یقین نہ
 کر آتا یہ وہی لوگوں کی بھل میں رہی تھی اسری ہے۔



کر رہی تھیں۔ مجھے اسٹی کی پڑھائی سے کوئی غرض نہیں ہے۔ کون سا کوری کوئی ہے۔ بکلی ہی ہمارے کسی ہے۔" "مجھ کے خیال میں اسٹی کا سرا لڑا اور ملجھ میں بھی تری آگئی تھی۔ قانون کا بار اے گور ایجس کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اس گورنمنٹ کی نہیں ہے۔ اور انھیں اس کا تکا ذیل ہے۔"

"ہیں شادی ہونے کی وجہ سے۔ میں گھر اپنے نام کرواؤں گا۔" انجمن کے ارٹوے انکی سے بنے جا رہے تھے۔

"ہاں اسٹی ویسے بھی دوسری ٹرکی ہے۔ جے اترام سے ملن جاسکتی ہے ویسے بھی شادی کے بعد ٹرکی کی ہر چیز شوہر کی ہو جاتی ہے۔ سمجھو گھر بھی تمہارا ہوا۔" انہیں قانون بننے سے سلی حد متفق تھیں۔

"ہاں ہائی۔ آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ بس کچھ روز بعد چٹا کور جواب لے کر ہی آنا ورنہ شہلا بھائی کو اپنے میکے میں ہی چھٹا چڑے گا۔" انجمن سٹاک سے ہلک

"ارے دلویہ۔ مرنے کی بات میرے ذہن میں نہیں تھی۔ اب دیکھتی ہوں۔" بچے اٹھار کر رہی ہے۔ "کسی خیال سے لہجہ قانون کی آنکھیں جھک اٹھی تھیں۔"



اسٹی پونڈو شی سے کٹنے کے بعد لپٹی ہوئی تھی کھانا کھانے کو بھی بل نہیں کر رہا تھا۔ شام ہو گئی تھی۔ جبکہ شہ نے آگے کمرے کی انٹ جاوائی۔

"پچھو جینی ہٹو جاؤ۔" اس نے اسٹی کا بالہ بلانے کی بات کر چھوئی تھی۔

"میں سو تو نہیں رہی تھی۔" وہ کسل مٹی سے بنی۔

"چھو ذاب کچھ رہی ہوئی۔ شہلا پو پو کے دیور کسے ٹائی بات۔"

وہ اسے توجہ دے رہی تھی۔ اسٹی ٹارنگ ایک لحاظ کے لیے زندہ ہوا۔ گزشتہ تین روز سے وہ ان خیال سے

پچھا چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔ "پچھو پو کیا ہوا میری بات میں کچھ نہیں ہے۔ میرے ہی ٹھیک کر رہی تھی ورنہ پورا انجمن انکس لکھ لکھ بھی پند نہیں ہیں۔ آپ کے ساتھ تو کوئی بار بار ہوا ہی سوٹ کرے گا جس کو میں غصے سے اپنے لہجہ سے ملوا سکیں جیسے وہ طوطی آلی کے بھٹل ہیں۔" انہوں نے اس کی بات پر اسٹی کا ہند تکمل کر لیا۔

"لاجپت ملنے لگے تھک نہ کر۔" کتنے اترام سے ان کی بڑی بات اسٹی سے کہہ کر تھی۔ یہ جانتے نظر کر اسٹی کے دل پر کیا ایک طاقت گزر رہی ہے۔

"پچھو پو اپنا۔" انھیں کپ کو کیا ہو گیا جسا تھی خفیہ جپ سی رہتی ہیں۔ پونڈو شی سے آنے کے بعد گھر سے میں رہ رہی ہوں۔ کچھ تال بھی تو نہیں ہیں۔ آپ۔" لاجپت کے دل حوزہ لیسے سے اس کی جبت

جھنگ رہی تھی۔ اسٹی کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑنے کو بے باب ہو گئے اس سے ملنے کے لہجہ کو نہ سمجھتی۔ ممانے لے کر اوردی تو دہلی گئی۔ اسٹی کو منت لے کر جیل کے گروپ میں پھونڈ کر۔

آنکھوں سے گرنا نہیں پاتا اس کے گلے بگونا بگ مہلک ہلاک نہیں اتنا سوچ رہی تھی۔ صرف ایک احساس ہی تو قانون ہوا۔

بب سے گھر میں شہلا تپلی کے دیور انجمن والا سلسلہ چلا تھا۔ آپ سے وہ ٹینشن میں تھی۔ پھر اس سلسلے میں بھائی اور بھائی کے درمیان گئے وہ بحث و مباحثہ بھی کون سا دھکا پچھا تھا۔ لہجہ سے بھائی کی سوا میری اس کی سمجھ سے ہلاتر تھی۔ حکومت ٹیک کی زمین میں اپنا نہیں تھا۔ وہ لاجپت اور انان کی طرح اس کا خیال رکھتی تھیں۔ ایسا کوئی سا نالا تھا جس نے ان کے مذہب میں دراز اڈائی تھی۔



وہ بھائی بنے بھائی اور بھائی کی دعوت کی تھی۔ اس لیے اسٹی بھی پونڈو شی نہیں تھی۔ وہاں خود کچن میں انھیں کے ساتھ کھانا پانے میں مدد کر رہی

تھیں۔ اسٹی ملار کے لیے سبزیوں کاٹ رہی تھی۔
گشت اور غیر اس نے پہلو دو جو کر رہا تھا۔
کپڑے بدل کر اس نے آٹا خشک بھیل پر پتھر میت
کر لیے اور گل دھن میں گندہ پھول چھلکے ہر چیز
مٹا دھری اور ترتیب سے تھی۔

لورہ تل پہ اسٹی نے عیہدانہ کھنڈ تو دو گاٹیاں
کے پورے گندے داخل ہوئیں۔ ایک میں طوطی ولید
اور طوطی کی مٹا تھیں جبکہ دوسرے میں اور مٹاں اور
دو مٹاں تھیں اسٹی لورہ "فرہا" سب سے ملی۔

"مما ہے اسٹی جس کا ذکر کیا تھا میں نے۔"
طوطی کے پڑا اشتیاق انداز پہ طاہرہ بیگم نے خود سے
اس کا اور اس کے ساتھ ساتھ بہت کیا۔

پتھر کرتے کرتے اسٹی انیسویں اپنی ہر لڑی میں
اور خشک دھن میں لائی۔ مٹاں بھائی پتھر بھیس کے
پرو کر کے خود سب کے پاس آئی تھیں۔

وہ بھی طوطی کی مٹا سے پہلی ہار ملی تھیں۔ ان کے
انداز میں ایسی شفقت اور اپنیت تھی جس نے
تھوہری دھن میں ہی ان سب کو اسٹی سمیت گھوڑہ کر
لیا مٹاں ان کے پاس ہی بیٹھ گئیں۔

"بھری۔ اتر بھگن میں جاو اور بھیس کو دیکھو اور۔"
طاہرہ آئی سے بائیں کرنے لگیں۔

مٹاں بھی تک نہیں تیا تھا۔ کہا تھا تقریباً "تیار تھا۔
نہد اور احسن فون کر چکے تھے۔ اس نے بتایا کہ اسے
آج سے نکلے ہوئے ذرا اور ہو گئی ہے وہ چھینچ کر کے
پس آتا ہے۔

مٹاں نے اسٹی سے کہا کہ وہ کباب فرانی کر لے۔
بلیا سب چیزیں تیار تھیں۔ اتنے میں مٹاں بھی آگیا۔
مٹاں نے بھیس سے اس کے لیے جس لانے کو کہا
کہ کچھ موسم میں ابھی بھی خوشگوار سی حدت موجود
تھی۔

بھیس بے جمل ہی نے اس کے آگے کی ہاتھ
کھینچے وہ اس نے جس مٹاں کے کپڑوں پر گر گیا۔
پچھلے بھیس کا رنگ قی ہو گیا۔ مٹاں کھینچے میں آکر کچھ
کھینچ لی تھیں کہ مٹاں نے ہاتھ اٹھا کر ہد کر دیا۔

"بھائی! اطمینان سے میرا ہاتھ لگاؤ۔ میں گرا ہے۔
اس کا کوئی قصور نہیں ہے میں جانتے دھری تھا ہوں۔"
بھیس نے مٹاں کا ہاتھ اس کی طرف لے گیا۔
"میں احسن کی کوئی شرت نہ دے گا۔" بھیس۔
دھو کے استری کر دینگی۔

"ارے نہیں بھائی! میں مجھے ہاتھ دھو۔" اٹھا بیٹھے۔

"چلو بھیس! ان کو لے جاؤ۔"
"جی ہاں۔" وہ مٹاں سے سر ہلاتے ہوئے اسے
ساتھ لے گئی۔

"تپ مجھے شرت تار دیں میں دھو کے کھائے
ابھی استری کر دیتی ہوں۔"

"یہ تو کمر چلانی چاہیے مجھے۔" مٹاں نے شرت
اٹھ کر اسے دے دی۔

بھیس شرت لے کر ہاتھ دھو میں بٹلی گئی۔ مٹاں
صوفیہ بیٹھ گیا۔ مٹاں نے بھیل پر میز پر بڑے ہوئے
تھے اس نے ایک اٹھا کر دھو کر دہائی شرت کر دی۔
اسٹی کا کرا تھا۔

لورہ جیسے سب خوش گپیں کر رہے تھے بھائی
نے کہا ہانگ لے کے بارے میں ابھی تک کچھ نہیں کہا
تھا اس لیے اسٹی نے سہاٹا ٹائٹ وقت میں مٹاں کی
نمازی پڑھ لے۔ مٹاں کی سوچتے ہوئے مٹاں نے کمرے میں
داخل ہوئی تھی کہ وہ سرائے مٹاں نے سے پہلے ہی گویا
دیں جی گئی۔

مٹاں کو اس نے ابھی دیکھا تھا اور وہ بھی اپنے کمرے
میں اس حال میں کہ وہ شرت کے خیرے چڑے کراہ سے
بیٹھا میز پر دیکھ رہا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ چلتی مٹاں سے دیکھ چکا تھا۔
"اسلام شیکم۔ آپ نے تو خیر ہو پوچھنی نہیں
ہے۔ میں ہی پکڑ کر لیں۔" اس کے لیے میں نا
محسوس سی شرارت تھی۔

"صاحبہ جی! میں نے شرت دھو کر مشین میں دھال
دی ہے۔ ابھی پانچ منٹ میں استری کر لی ہوں۔"
بھیس دھپے کے پٹے سے ہاتھ پوچھتی ہاتھ دھو سے باہر

کہے۔ "وہ ساف گوئی سے اپنے خیالات کا اظہار کر رہی تھی۔"

"ہاں شاید آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ اور کیا مصروفیات ہیں آپ کی؟"

"میں ایم بی اے کر رہی ہوں۔ فائنل سمسٹر ہے میرا اور میں تفریحاً ڈراموں میں ہولڈنگس ڈرائیو ہے اور تب کی کیا باتیں ہیں؟" وہ اب قدمے بے تعلق سے بولی۔ "میری کچھ خاصا دلچسپی ہیں بس چاہب میں پڑی ہوئی ہوں اگر وقت مل جائے تو مطالعہ کر لیتا ہوں یا چڑی لے کر گھل جاتی ہوں۔"

چاہب کے حوانات فخر ہونے میں نہیں آ رہے تھے۔ وہ سب ہوں سے ڈنٹا چلا رہا تھا۔ روحینہ مائیڈ پہ کھڑی ہوئی کہ کچھ کر خوش ہو رہی تھی۔

"ایک روزی میری کل آئی ہے۔" مولا کا سلی فون گنگناؤ تو روحینہ محضرت کہے باہر آگیا۔



محبت خوب صورت ہیں روحینہ کب خزانے ہیں۔ "مندانے سونے کے خوب صورت تنگن ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے۔"

"میں کل ہی ملانی ہوں۔"

"مولا یہ خزانے ہیں کیا کلفی ہنٹی ہیں؟" مندانے طرہ لڑائی میں ان کے دندان کا نذرانہ لگایا۔

"میں آئی تو ڈرامے نہیں خزانے میں دیکھ لہند آگے سولے لیے آپ کو کیسے گئے آبلہ؟" روحینہ طور اس کے اثرات ٹوٹ کر رہی تھی۔

"وہی محبت خوب صورت ہیں اسٹوٹیکا اسٹاکس سے مالا مال ملادی جو لڑی سے مجھے سدا کی جڑ ہے پھر یہ محبت نہ دست ہیں۔"

"میں نے آپ کے لیے ہی لیے ہیں۔"

"کیا؟" مندانے ایک لحظہ کے لیے حیران ہو گئی۔

"جی ہاں آپ کے لیے ہیں۔" اس نے یقین جلاؤ تو مندانے کہا میں ہاتھ میں لے کر نکلا۔

"تھوڑے گھنٹے میں روحینہ؟" مندانے پیار سے اس کا

گلچن جو کر لیا۔ وہ رشتے میں پھنسی ہوئی کتنی تھی اور اس کے لیے اتنے خوب صورت اور نئے سونے کے تنگن لیے تھے مولا پر اتنا تو لازمی تھا۔ روحینہ نے لیے اس کے سب سے پیارا منڈا ہاتھ میں 50 روپے نے خواجہ اکبر کید روحینہ نے بونے چوڑے تنگن تنگن کا بیٹھن کے کوا میں ہاتھ کی کافی میں نہ نہ۔

ممانے بھی دیکھا تو سر ہار کر محبت خوب صورت تھیں۔

سوئے جلی کو تنگن لیے تھے ایک ہی روحینہ کا مقام ان کی نظر میں بڑھ گیا تھا۔ اس نے گل ماس کے لیے بھی شاپنگ کی تھی۔

روحینہ نے ہاتھ ہاتھ میں انجم کے رشتے سے متعلق پوچھا تو مندانے ملی میں سر ہلایا "میں تو اصل میں احسن کو پڑشتہ را بھی پسند نہیں ہے۔ ملائی ٹوٹ ہیں۔ ان کی نظر اسٹی کے نام ہونے والے مکان ہے پھر انجم اسٹی سے اچھا خاصا ہوا ہے۔ لب بھونک بھی تو نہیں سکتے تاڑکی کی دانت ہے۔ گل کو کچھ ہوا تو انرا ہم مل کر لور رہا بھی ہے۔ آگے گل اس لیے ہم عاشق ہیں۔" مندانے ہم رہی تحصیل بنی۔

"ٹھیک کہتی ہیں آپ لڑکیوں کا مسئلہ پناہ گزین ہوتا ہے لب نما بھی بٹاؤ کے لیے بہت پریشان ہیں۔ کوئی دستک کا رشتہ ملا ہی نہیں ہے اور جو پوچھ لے لے ہیں۔ وہ انہیں سے ہوتے ہیں۔ لب کوئی کی شادی میں ممانے مولا ملتی تو دیکھا تو انہیں بہت اچھے لگے کہنے۔ تکیں کاش بٹاؤ کے لیے مولا جیسا لڑکا مل جائے تو کتنا اچھا ہو۔" بہت بہت تا محسوس طریقے سے مطلب کی بات کی طرف آ رہی تھی۔

"کہتی تو تم ٹھیک ہو جی۔" محبت اچھا لور دیکھا بھلا لڑکا ہے۔ خیر لئی ہے۔ اچھی پوسٹ پر کام کر رہا ہے مالا ہو بیگم بھی اس کے لیے لڑکی دھونڈ رہی ہیں۔

طوبی نے ذکر کیا تھا کہ کوئی لڑکی دیکھ رہی ہے۔"

روحینہ کی ماس نے بھی تنگن میں جھٹ لیا۔

"ممانا؟ آپ کے سونے سے۔" خوب بھلاہٹ ہے۔

اما تعلیم پانہ ہے اور خاندان آپ کے سونے ہے۔

اگر چاہو تو رشتہ دار رشتہ ہو جانتا تھا۔ آخری جملہ لیا

ی تھا وہ لہجہ مطمئن بھی تھی۔

اسرائیلی چھٹی تھی سلائیہ اپنی دوست کی طرف سے
تھی بلور ہائی ہانا کے ساتھ کول کی طرف سے نہیں نہ
طولی آبی کاٹھن تیا۔

اسرائیلی زمین بھائی کی بات کہی ہو گئی ہے اور اس
میں شادی ہے میں نے سچا یہ خوشخبری سب سے
پہلے ہمیں سنائی۔ "خوشی طولی کے سب سے بڑی
دہی تھی۔ اسرائیلی نے طلوس سے مبارکبادی۔
"تم شادی کے لیے کپڑے وغیرہ بنا شو کہ
ساتھ لے کر سو کی ہمیں شادی مل جائے گی کا بھی لیا۔
کہہ رہا ہے۔"

آخر میں طولی شادی ہو گئی تو اسرائیلی کلن کسی بچہ نے
خیل سے حزن کا اظہار کیا۔ کچھ دہی سی بلور ہو کر گیا تھی
کرنے کے بعد اس نے فین بند کر دیا۔ سارا دھواں
طولی کے ایک بچے میں اٹک کر رہ گیا تھا۔

لاشہ کی سالگرہ تھی۔ پہلے سالگرہ سے ہی گھر میں
ایک کٹ کر خوش ہو جاتی تھی پھر اس بار دھواں
نے غلطیاں سے لے کر تھوڑے سے تھوڑے سے تھوڑے
لے دہی تھی جس پر وہ خوش ہو رہی تھیں۔
ممالوں کی لہجہ دھواں کے مشورے سے بنی۔ حال
اور اس کی خیر کو بلوانے کا آواز بھی اسی کا تھا۔ طولی
لاہور میں بھائی کی شادی کی شادی میں مصروف تھی
اور طاہرہ جو حکم دلاؤں کیسے آسکتی تھیں لہذا مضرت کر
لی۔ مگر بھی بڑی تھا اس کا اتنا ناخیر نہیں ہی تھا۔
برعکس دھواں نے اپنی طرف سے اندر پور لگا تھا۔
سالگرہ کے ساتھ ساتھ اس کی خاص بلور
الجہ بھی آئے تھے ان کو سالگرہ سے زیادہ اسرائیلی میں
دیکھی تھی اس لیے وہ بھی خاص طور پر آیا تھا۔
انہم کی نگاہیں اسرائیلی کی طرف کر رہی تھیں۔
دھواں کو مٹاؤ کا انتظار تھا پھر وہ طیس آیا۔ پھر
عالم میں اس نے لائیہ کو ایک کٹ لے گا۔

کرتے کرتے اس کے لیے میں ٹھیک رہ گئی تھی
جیسا کہ مشکل ہے۔ بات کرنے کی ہمت کی ہو۔
"بلور ہائی ہے تمہاری۔" وہان لے بات
کرتے کرتے بلور اور پھر بلور کی کسی کسی صوفی
میں ادب لکھی جیسے کسی لیلے پہ پہننے کی کوٹھن کر
رہی ہیں۔

"بڑی تو دلوں کی خوب ہے کی بھر مٹاؤ مٹاؤ
بھائی کا دست بھی ت میں کرتی ہوں کچھ۔ آئی اور
طولی سے بات کر کے ان کی رائے جاننے کی کوٹھن
کراں کی۔ وہان کا ادب جو ملے افراتفر دھواں کا چہرہ
کل احساس نے اندر دہی سر پہ پہن لے گا پورے
ہوئے وہان کے کٹ لے گا۔"

"تو آئی تھیں ایک بھینک سچ کہ تپ ہے کلم
کر رہی گی۔" مٹائی تو دھواں نے اپنی بھلت کی بوجھ سے
ازق اولی میں تپ کو تو یہ ہی ہے کہ جی کی کٹی راہ
... وہی ہے۔ پھر ایشہ آئے تو دہی لکھ بھی کم
ہو۔" دھواں نے ازجہاں ہائی تھا۔

"ارہ دھواں کیسی باتیں کرتی ہو۔ اس میں
تکریہ کی کیا بات ہے؟ میرے لیے کول کی طرف ہے
وہ پورے طلوس سے کہہ رہی تھی۔ دھواں کے
چہرے پر اطمینان نظر آرہا تھا۔

طولی کے ہر انداز سے اسرائیلی کے لیے جو طلوس
چھلک رہا تھا وہ بہت کم عرصے میں اس نے محسوس کر
لیا تھا۔ مگر ان کمال کرنا سے سب کچھ کہہ ڈالا تھا
کیونکہ اسے پتا تھا کہ اور تھل کے اوپر بات لگے
طریقے سے آئے ہیں یعنی ہے۔ اس لیے اس نے
سننے سے انہیں کا۔ مگر اور کوپ صورت حیث
وہان کی نہ رہا تھا۔ طولی کے انداز سے لگ رہا تھا کہ
بہت جلد اسرائیلی مارے گا کہ۔ لہذا وہان اسرائیلی
بہمیں تھیں مگر آواز نہ تھا۔ پھر وہاں شہر بہت
بڑی تھی۔ احسن بھائی بھی یہاں رہتے ہیں اس نے پہلے
نی تھا مگر نہ باہر نہ تھا۔ اسے شہر بھی تھا۔ نہ
وہان کا چہرہ اسرائیلی کی طرف وہ جانے اس لیے
طولی کے کچھ بھی کہنے سے پہنچاں ہے۔ سب ڈالنا

اسی قدرے الگ تھلک سی کھڑی تھی۔ انجم اپنی
پیشانی اٹھائے اس کے پاس پہنچ گیا۔
"میں بیزام کب ہیں تمہارے؟" اور اسے دے دے

"ابھی کچھ دیر نہیں ہے۔" اس نے جان چھڑائی
"بہر حال سب بھی ہوں۔ اس کے بعد شادی کے
لیے تیار رہنا۔ اب میں اور انتظار نہیں کر سکتا۔"
روحانہ کو اس طرف آنے کی کوشش وہ پہلے والی جگہ
پہنچ گیا۔ روحانہ اسی کی طرف دیکھتی آ رہی تھی اور اس
نے اسے جاکر دیکھا۔

اسی میم سے خود شادی سے پہلے انا کے بلنے
اس کی طرف بڑھ گئی۔ روحانہ بھی لنگھت اور
قلو من سے انجم سے مل احوال پوچھنے لگی وہ حیران
ہو۔

"اور۔ مجھے تو آپ بہت اچھے لگے ہیں جاب بھی
اچھی ہے پھر نہ جانے احسن پہلے کو کیا ہے۔"
پولتے پولتے وہ غائب ہو گئی تو انجم کو بے چینی اٹھنے
لگی۔

"آپ چپ کیوں ہو گئی ہیں؟" انجم کا اضطراب
اس کے سمجھنے سے ظاہر ہو رہا تھا۔
"آپ جتنی جلدی ممکن ہو منگلی و قینو کرنا لیں
کیونکہ کچھ اور لوگ بھی باختر منتظر ہیں۔"

یہ کہہ کر وہ دہلیز کی تھیں۔ اور انجم سخت پہچان
میں مبتلا ہو گیا تھا۔ روحانہ نے بات ہی ایسی کر دی تھی۔



پندرہ مئی میں تھی۔ کلاسز نہیں ہو رہی تھیں اس
نے انا کو ایسی کاغذ لکھ کر دیا۔ جسے قدموں سے چھین کر
طویل ریلوے سے باہر لے کر آئے انجم۔ نظر پڑی وہ اسی
طرف آ رہا تھا اور اس نے اس کی طرف بھی لپکا تھا جس
کی چال میں چیزی اور اضطراب تھا۔ اس کی کو کسی
اتھلی کھانسی ہو۔

"چلو میرے ساتھ بہت ضروری بات کرنی ہے۔"
اس کے لیے چار منٹ تھے۔ اس کی لے بہ شکل اپنے
دھڑکھڑاتے دل پہ قابو پایا اور قدرے بہت کامیاب
ہو گیا۔

"میں کیسے نہیں جا رہی آپ کے ساتھ نہ وقت
کرتی ہے اور نہ کر لیں، انجم پہلے۔"
"پہلے نہیں ہوں میں تمہارا۔ آج وہ تمہاری زبان
سے بھٹی کا لفظ نہ سنوں اور یہ سچا کا پتہ کب تک
رہا ہے۔" انجم کے لفظ لفظ سے آگ بھل رہی تھی۔
وہ سن رہی تھی اور کچھ میں نہ کہنے والے انداز سے
اسے کہتے تھے۔

"میں کس فوٹو لانا تم سے شادی کا چھوڑ دیتا ہوں
نہ کبھی اس کے گھر والے آئیں گے تمہارا رشتہ لینے
اس کے اپنی اوقات میں رہیں۔ لیکن آئیں گی کل۔
میں نے تمہارے لیے یہ انگوٹھی لی ہے۔ اب چپ چپ
ہی کرنا اپنے پہلے کے ساتے دن تم اچھی طرح
جاتی ہو۔"

انجم کا بوجھ بہت سنگین تھا اس نے چپ چپ سے ہاتھ
ڈالا خوب ضرورت لگائیں۔ کس میں بڑک سی انگوٹھی
جنگا رہی تھی۔ اس کا بے جان سا ہاتھ قلم کے انجم
نے انگوٹھی ہاتھ سے پست کر دی۔

وہ جس طرح تیار تھا چلا آیا۔ اس کی کو حیرت تھی کہ
وہ اتنی جلد جانا تیار سمیت تیار تھا ہاتھ آ کر اٹھنے چلا
گیا۔

گھر واپس آ کر کئی دیر تک خاموش بیٹھی رہی اس
وقت بڑی شدت سے کسی جہد کے کھمبے کی
ضرورت محسوس ہو رہی تھی اور وہ وہ دیکھ کر سنا
تھا طوطی اس کے ذہن میں طوطی کی کلام لکھا ہوا تھا کہ
تیار کرنا اور اس کے ساتھ طوطی کی طرف پہنچ گئی۔

پل کی توالی اور تک جا رہی تھی۔ کچھ دیر بعد
سمیت کل گیا۔ دہلیز پہلے کا چھوٹا سا کمرہ۔
"ارے اس کی! آپ ہیں۔" ولید کامل خوشی سے
بھر گیا۔
"اندھ کو۔" اس نے ہار ایٹ کھول دی اس کے

ہم بھی لڑائی اور جنگ کے ساتھ اپنے سیکے جا
چکے تھیں۔ وہ دن بعد ہم بھی کے بھائی اور مغل کی
شادی کی خدمت نکلیں ہوئے تھے۔ اور اسری بہت دور ہو
ری تھی سو کے جانے کے بعد گھر بہت دور ہوا سا
لگا شروع ہو گیا تھا تب ہی تیرہ بھائی رات کو اپنی
بیل کے ساتھ آئے۔ وہ باپ کے خیلے میں کراچی
میں ہی پہلی بہت بہتیم تھے جب چھٹی ملتی تو گھر کا
چکر لگاتے۔ تیرہ بھائی ایک مٹی پھیل کھیتی میں بہت
اچھی پوسٹ پر کھڑے رہے تھے۔ ان کی کراچی
بہت بہت بری توڑنے کے اندر بھی آئے اسری کو دکھ
کے ساتھ خوش بھی تھی۔

لب بہ تیرہ بھائی کی آمد۔ چوہی دیر سے کچن میں
کھسی بھائی تھی۔ وہ دیر میں گئی چھٹی پہ آئے ہوئے
تھے اس کی خوش دینی تھی۔

وہ سرے دن اسی اور بھائی اور بھائی کے ساتھ وہ
بھی چلی بھائی کے سیکے تھی بھولی بھولی تھی بھولی
تھی۔ بھلا کے بعد ہاتھ طور پ شادی کی تقریبات کا
تخت ہوا۔

لوہر کام اور مصروفیت بہت زیادہ تھی وہاں کے
اصرار پہ اسی نے اسری کو لوہری چھوڑ دیا۔ گھر سے
ایک رات بھی وہ باہر نہیں رہی تھی۔ لب پورے
ایک ہفتے کے لیے اسی نے لوہر بھائی کے سیکے میں
رہنے کا تدارک تھا اس کی جھل دیکھنے والی ہو رہی
تھی۔ اسی نے پہلے طے کر لی نصیحتیں تھیں۔

"ہو بھی کام ہو دیکھتی نہ رہتا کروا نہ مارے
خانہ میں کوئی بھی ٹوٹتی تھی وہاں وہ بڑھ کر کام
کرتی تھی۔ لب اس کے بھائی کی شادی ہے تو تم بھی
پوری خوش رہنا سے حد لیتا۔ لہ کی لور میری فکر نہ
کرنا یہ بھی صرف اور تیرہ میرے پاس ہیں۔"

انہوں نے بھولی ہو اور بیٹے کا نام لیا تو وہ کھن سر
ہا کر رہ گئی۔ نہ چاہتے ہوئے بھی اسے یہاں شادی قسم

ہوئے تک رکنا تھا۔ لایہ اور لانا اور لانا اور لانا
کیونکہ اسری سے وہ بھولی بہت چار کر گئی تھی۔
بھندی کے نکلیں کل بہت کم تھے۔ گھر کے سب کو
کھلے حصے میں کیا گیا تھا۔ باہر سے نئی لونا لانا
بلوائے گئے تھے۔ وہاں بھائی کی لائی لونا لانا
سی خواہمیں سے بھی ملایا جن میں سے کسی ایک ہم
بھی اس کے حلقے میں محفوظ نہیں رہ سکے۔

پہلی باری اور اسلٹ سی طولی اسے بہت نوج
کھی تھی جس کی شادی کو ابھی کچھ باقی ہوئے تھے
طولی کے شوہر ولید اور مغل بھائی کے کو ایک تھے لیو
لاہور سے ٹرانسفر ہو کر حال ہی میں اسلام آباد آئے تھے
یہاں آئے ہوئے انہیں چند دن ہی ہوئے تھے
ولید اور طولی کی لومیں گئی۔ اور مغل بھائی کے کلاں
ہوئے تھے مارے سمناؤں میں طولی اسے بھولی نہ
فصیح سے برا لگی تھی۔

پوری تقریب میں اسری اسی کے ساتھ ساتھ رہی
طولی بھی چلی اپنی بہت سے لے اپنی فیملی اور سسرال
کے بارے میں بات کر رہی۔

ولید کل نکلیں بہت پر اہتمام گھر پر ہوا تھا ایک
طرف کڑی جھاد سن کاٹو سیشن دیکھ رہی تھی جب
اسے قریب سے طولی کی تولا لگتی۔

"ارے! اتنی پہل کڑی ہو۔ میں خواہ لاد ہی لوہر
لوہر دھو رہی تھی۔" اس کے پاس آکر رک
گئی۔

"کپ کپلہ صوفی رہی تھیں مجھے؟
" اور کو تا میرے ساتھ کہیں لپٹے بھائی سے
لوہریں۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اور مغل اور بھائی کے
پاس پہنچ چکی تھی۔

"یہ ہیں میرے بھائی مغل حسن اور مغل ابوبہ
اسری وہاں بھائی کی نہ۔" لور مغل کے پاس دائیں
سائید۔ بیٹا خوش شکل اور روزانہ نووان طولی کا پوتا
بھائی تھا۔ اس طرح اچانک تعارف کرالے اسری
ہوئی نظر آئے لگی۔ مغل نے مہذب لہے میں رکی
طولی اس کا دل پر چھایا تھے طولی پر چھایا

ممالور دوجھنہا بھی، بھی آتی تھیں۔ اور منہ بھلی
بھی آتھیں سے نکل آئے تھے۔ دوجھنہ کا چہرہ اترا
ساتھ جیسے تھپا۔ منہ میں سے منہ ہی اور نکل چکی ہو۔

لڑتے اور کولے، نوٹیاں اسریں، ایک ایک ہاتھ پکارت
منہ دی نگاری تھی۔ احسن بھائی کہتے تھے اسریں کو
چاندی ڈرانگ دو دم میں لے کو۔ چاندی میں ہی سی
گھرا انہوں نے اپنی طرف سے اسریں کو تیار کر دیا تھا۔
ڈرانگ دو دم میں سب اس کے انتظار میں تھے۔

اسریں کی موی انگلیوں میں دبا دین بھی لڑ رہا تھا سب
اس نے نکل چلے پے فیڑھے میڑھے سے دو حوا کیے۔
پھر اس کے بعد باجوڑوں اور دھاروئی تو بلیں سجدہ
سارے لوگ ہی بیٹھ گئے۔

"توبہ ہو مخترمہ کتنا دیتی ہیں؟ احسن بھائی کے
دھڑے سے لگی اسریں کو دیکھ کر جلا جلا سی رہی تھی
پوچھا تو بول اس کی طرف جبکہ کر گیا ہو۔

"بھائی اسریں کتنی ہے کہ وہ ناشتی ہو جاتی ہے اور وہ اس
جب تک خوب دھڑے نہیں دھکن نہیں لگتی ہے۔"
سب کی مہربانی کے خیال سے مولا نے اپنے۔
برسات لسنہ تے تھے کا کلا چلی مشکل سے کھڑا تھا۔

دھان اور احسن بہت ہی سکون تھے۔ ایک اہم
فرض ادا ہو گیا تھا۔

تکڑ کے بعد شہا کی سسرال فین کہہ اسریں کے
تکڑ کے بارے میں بتایا تو زور بہ بیگم نے حسب توقع
خوب خود کیا اور شہا کو یکے غلے کی دھمکی دی۔
انہیں پتا تھا زور بہ بیگم اور انجم انتظام کوئی نہ کوئی کار
روائی کر سکتے ہیں۔ تب ہی وہ انہوں نے نکڑ ہو جانے
کے بعد انہیں یہ خبر بتائی تھی۔ دھانہ نے انہیں بتایا
تھا کہ انجم اسریں کی بیوی نہ تھی کیا ہے اسے وہ چھپائی
دی تھیں۔ اور انہوں نے بھی دی تھی۔



مولا کو تین تھیں آ رہا تھا کہ یہ جملہ اس نے اسریں
کے منہ سے سنا ہے بلکہ مجھ سے شادی کر گئی اس کے
بعد اس کی بہن دبا دین اور حورے جملے جو اپنی جگہ

تھی۔ چینی و رحم ہو چوری۔ چپے چپے میرے بھائی کے
ملا کر کوچ الیا۔ کل شایہ دوجھنہا بھی نے مولا بھائی کو
بتایا کہ انجم کے گھرایاے آئیں گے تمہارا اتھو ماننے
اب سے ان کی حالت دیکھنے والی ہے۔ بس کہیں چل
رہا تھا کہ صبح ہو اور ہم تمہارے گھر آئیں سو ہم آگے
میری بھی مٹی خواہش تھی کہ تم میری بھانجی کو گھر میں
یہ بھی چاہتی تھی کہ مولا بھائی اپنے منہ سے ایسی خود
انتظار کریں اور وہ یہ لو میری خواہش کل غیر متوقع طور
پر پوری ہو گئی ہے۔ "طوبی! اس کے کان میں
مرگو شیں کر رہی تھی۔

وہ تو سی ایک ایک کی شکل دیکھ رہی تھی تب وہ
اسلامت ساڑ کا بھی آگے آگیا۔ ایک نظر اور بھی اہم
بھی پڑے ہیں راہوں میں۔ بھانجی! مجھے نشان کتے
ہیں۔ "سلا کی طرح خود بھی شہر نگہ بیا تھا اسریں نے
پنی مشکل سے سلام کیا۔

دھان بھائی نے احسن کو فین کرنے کے بعد اپنے
سکے دھان کو بھی اٹھارے دی۔ سب سے پہلے کول
آئی۔ سو کرنا تھا چاندی کرنا تھا۔ چاہو آتی کی خواہش اور
خواہش نے دھان کے ہاتھ چر پھلا لیے تھے۔ مولا
بھی آیا تھا۔ اسریں بس ایک گھری ہاں کی طرف دیکھ
گئی تھی اس کے چہرے پر بہت سنجیدگی اور گھر تو تھا
نوش تھنے تھے سے نگہ رہے تھے جیسے زبردستی یاد کیا
ہو۔ جو کچھ اس کے چہرے پر دیکھنا چاہتی تھی نہیں
بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ اسریں کے دل نے ایک بہت
پرس کر دی۔ دھانوں میں مٹا لے کی تہہ تک پہنچ گئی
گی سنی مولا اس کے لیے قریب رہے رہا تھا تو ٹی سے
ہ کھ نہیں کر رہا تھا اس میں اس کی اپنی مرضی اور
خواہش کو دھکی نہیں تھا۔ اسریں کے آنسوؤں اور
لہجہ اس سے دھکیل گیا تھا۔



کول دھان کے ساتھ جا کر جھٹ پٹ منہ دی
چوٹیوں پر ایک فینسی سونے لگی تھی۔ دھان کی

خصل تھے۔ انہیں بڑی طرح سے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی جیسے رو رہی ہوئی ہو۔ سولے اس لیے فیصلہ کر لیا۔ اس نے اسے سمجھا سمجھ کر وہ اطلب کی تھی اپنے زعموں کا مہربان تھا۔

طوبی جب تک ازار سے لڑتی اس نے سب کچھ چھوڑ کر نیا قتلہ پر مالور طوبی کے سامنے اس نے سب کچھ کر دیا جو سوچ رہا تھا۔

انہوں نے اسے دھکی دیا ہے کہ اگر تمہاری طرف سے انکار ہوا تو میں زندہ رہتی ہوں اور اگر مجھے اس سے کچھ ملے گا۔ یہ سب کچھ جلدی کرتا ہے۔ یہ ان کے ساتھ رہے ہیں جو کچھ چاہتے ہیں۔

اس نے بہت مشیروں کے لیے میں عات طوبی کا دل خوش سے معذور ہو گیا۔

مناہیک میں کتنی تھی کہ بھائی اس نے کونا بند نہ کی تھی کہ وہ ہے ہی اس کی سہاگنی ہوت ہے اب کس میں جہان پڑے گا آخر بھائی کی خوشی کا سہل ہے۔

بھائی کے اندر اس بات کی تسکین کے لیے جو محسوس کیا جس دن شرارت تھی۔ طوطا ہوا تھیں اتنی جلدی کے خیال سے کچھ دیر تھیں یہی سول لٹالے اپنے کی خوشی کا تھا سوا انہوں نے خاندان والوں کو بھی فانیشتہ لڑی تھا۔



تشان کی شادی میں تھوڑے دن ہو گئے تھے۔ اس نے بھائی نے طوطا کو بیگم سے اس نے کی دھککتی کے ہے جو بدعت کا تھوڑا سا تھا تھی ایسے ہی انہوں نے وقت کے اچانک نکال کے بارے میں سوارے

شرارتوں کے سامنے کچھ نہ کچھ کہا تھا انہیں مطمئن کرنا تھا نہ تھے ہواؤں کو مٹا تھا اس کے لیے کچھ وقت حرمہ قرار دیا تھا طوبی کی ذیادہ رہی بھی بدعت تھی۔

بہن کی شان کی چیزیں کر شہلا اندر رہی اندر تھیں کی تھیں۔ یہ ایک خوشی اور سکون بھی تھا کہ اس نے کا تھیں تھے جس کے ساتھ ہوا۔

لہجہ تھی کہ عاقبت نے اس پر زور نہ دیا کہ اسے میں اگر چہ اپنی نگاہی ہے ایک دن وہ بھی بہت تھیں کیونکہ احسن بھائی اور بھائی نے فون کے کال ٹل دی تھی پھر جس کمر کی وجہ سے ان کا کمر ہوا احسن بھائی نے اس کا دل بھی سوچ لیا تھا کہ شہلا کے لاپٹی سر میں کلمت پیش کے لیے نہ لیا جائے



تشان کے سر میں والے سندی کی رسم کر کے دلہن چائے تھے لی وہی ملائے میں ایٹن دھوکھا ہوا تھا ساتھ اس کی کزنز تھیں بھائی کا لڑکا لڑکا رہی تھیں اس نے سدرے گلاب کی تانگیں تو ان کو دی تھیں پاس ہی صوفیہ مولا بیٹھا تھا۔

اس نے بھی دیں تھیں۔ نشان نے اس نے اس کے گرد محسوس کر لیا تھا تب ہی تو بڑے خوش سے اس نے لکھ لکھ کر لیا اور شوں ہو گیا۔

میں اگر سامنے آ بھی چلا کہوں لازمی ہے کہ تم مجھ سے پہلے کہ "ہم ہم" اس نے اس نے اس کی بے چینی کو محسوس کر لیا تھا تب ہی تو شرارت سے کھانا اپنی شادی کے دن نہیں اب دور ہیں تم بھی تھپا کہ میں بھی تھپا کہوں

اور وہ

مولا کی شرارتوں کو انہوں نے گریہ تھا۔ "مولا بھائی باپسی کچھ لڑیں" انہوں نے گھر سے بڑے محسن لے دیں۔ اس کا اشارہ اس کی طرف تھا۔

"انہوں نے کچھ ہے مگر وہ لکھا ہے کہ کچھ کہہ دیا تو محسن بے ہوش ہو جائیں۔" مولا کا لہجہ سادہ اور اچھا تھا۔ بڑے قتلہ اس کی یہ شادی وقت آتا ہو گی۔ تب ہی مولا کے رشتہ کی تلی لودھ آتھیں یہی کاتو مولا ہی بدلا وہ اتنے دنوں میں دھوکا کھانے لگے تھے ان کا خیریت سے پراہل ہو گیا۔ گھر سے لیا بے شرموں کی طرح دھوا۔

ہو تو میں ہر شوق ہے سمادنا چاہتے تھیں اور اس
 ہائے گلہ " ایک نذر دار قند بلند ہوا زمین اس
 عزت افزائی پہ کھینچا ہو گیا اور دھوکہ چھوڑ کر لوہے
 محلہ کے پاس بیٹھ گیا۔ تکی لیلی بھی ادھری تک نہیں
 اور اس وقت کے قصے سنانے لگیں۔
 زمین کو چائے کی شدید طلب ہو رہی تھی مصلحتی
 کہا تھا کہ براہی حاصل چاہو رہا تھا گرم گرم چائے مل
 جائے مگر اس کی بھی سنوری کزنز ان سے یہ توقع ہی
 نہیں تھی کہ وہ چائے بنا کر لائیں گی۔
 " زمین بھائی! میں ہا کر لائی ہوں۔ " یہ تو اسری
 کی تھی۔

" میرے لیے بھی ایک کپ میں بھی پیوں گی
 میرے لیے بھی۔ " ہر طرف سے ایک ہی توار
 ابھرنی لگا۔ اٹھ کھڑی ہوئی تب محلہ کی تکی لیلی کو بھی
 یاد کیا کہ ان کا بھی چائے پینے کا دل ہے۔
 " بھئی! ایک کپ میرے لیے بھی بنا دے۔ " ان کے
 لہجے میں محبت تھی۔

محلہ کی ایک کزن اسری کے ساتھ چائے کے پکچن دکھا
 تکی اسری خود بھی منظر سے ہٹا چاہی تھی۔
 " محلہ! تم بہت خوش قسمت ہو جو ایسی خدمت
 گزار رہی ملی ہے کیسی روشن پیشانی ہے۔ ایتھے
 ہاتھوں میں تربیت ہوئی ہے اس بچی کی۔ " اس کے
 پرانی خواتین پیش کرنے لگی لیلی نے کہا تھا۔
 اسری الیکٹرک کھنڈل میں چینی اور پتی ڈال رہی
 تھی بڑبڑانے سے قدموں کی آہٹ اندر اس
 کے پاس آ کر اس کی گردن گھومی۔ پیچھے محلہ کھڑا تھا۔

" میرا بھی چائے بنے کو مل کر رہا تھا اس لیے پکچن
 مچا چلا گیا۔ " اس کی آنکھوں میں چلتی چرانی کی تحریر
 پڑھ کر وہ تو اسری کے ہاتھ سے ہر گز
 " اسری! یہاں آکر اور سب لوگ کیسے گئے؟ وہ اس
 کی گھبراہٹ دور کرنے کے لیے فہم بھتا سنا رہے تھے۔
 بولا۔

" تکی میں نے سنا ہے۔ " یہ وہی وہی ہے۔

وہ اس کے لیے چاہتے تھے کہ موت سے دور آکر تیر
 " اب تم یوں ڈرنا اور غم نہ ہو رہا چھوڑ دو۔
 تمہارے آگے سے پہلے میں بھی سوچ رہا تھا کہ ہو سکتا
 ہے مجھے دیکھتے ہی سہے ہوش ہو جاتا۔ اسے تو میں
 تمہارے ساتھ ہوں۔ " وہ جہنم جہنم کی بے انگلی ہے
 بولا۔

" میں حیران ہوں کہ فون پہ وہ تم ہی تھیں۔ تو کہ
 رہی تھیں کس۔ " بانی ہلہ اس نے کو حور اچھوڑ دیا۔
 " اسری! میں نے اس بارے میں ماما سے کوئی بات
 نہیں کی بلکہ یہ کہا کہ مجھے تم بہت اچھی لگتی ہو اب
 دیکھ لو۔ تم میرے گھر میں ہو۔ "

اس کی اتنی زیادہ توجہ پہ اسری کی آنکھیں نم ہی ہو
 گئیں۔ اس کے بارے میں کیا کچھ اپنا سیدھا حواس چنی
 رہی تھی اور وہ کیا نکلا تھا۔ رشتوں کا ملن رکھنے والا
 حواس اور مضبوط موتہ قول کلو حنی تھا۔

" تم نے بتا نہیں کہ میں تمہیں کیا لگا؟ وہ ایک
 قدم آگے چھو گیا۔ اس کے بہت قریب کھڑا تھا۔
 کہ اس کے منہ سے اس کی جلی قریب منک اسری کو
 اپنا آپ بھٹانے پر مجبور کرنے لگی۔

یہ سچ تھا نکاح کے بندھن میں بندھنے سے پہلے
 محلہ نے اسے کبھی خاص نہیں دیکھا تھا۔
 وہ اسے پہلے اور ابھی سے جاری قری تصور کر رہا تھا۔
 اب جب وہ اس کی منگو حیدر لگی تھی تو وہ پہلے اس
 رشتے کے توسط سے اس کے دل میں اسری کے لیے
 ایک خاص مقام بھی پیدا کر دیا تھا۔ رخصت پہ سلیو
 فلن پٹکیں ہاتھ پہ جموا لٹی سیاہ لٹیلی سمیت اسے
 اپنے بہت قریب محسوس ہوئی۔

" اسری! میں نے تمہیں محض تمہارے کہنے پہ
 اپنا تھا۔ تمہارا تپ نہ پ کر دنا میرے دل کو موم
 اور ارنے کو مضبوط کر گیا تھا۔ اب تم دن بہ دن
 میرے قریب آتی جا رہی ہو۔ میں خبر دے گا کہ کتنے
 لیتا ہوں تو تمہاری یاد ہو رہی ہے۔ " اس کے لیے
 میں چلائی تھی۔ تب اسری اس کی طرف مڑی اپنی

جنگی جنگی پکیں سمیت "جس سے ہاتھ نہیں"۔
 "ہمارا کچھ غرضی میں بھی روٹی ہو۔ دکھ میں بھی روٹی
 ہو۔ قدم اور اہل کو مضبوط کر دیتی ہو لی۔"
 "موت نہ ہونے کے قریب ہاتھ پکڑ لے۔"
 "اسرائیلی تم میرے گھر میں اس طرح جیتا رہی ہو۔
 رہی ہو۔" "موت کی باتوں کی گرفت مضبوط ہو گئی تھی۔"

اسرائیلی کے توڑے ہی اڑ گئے۔ "وہ چائے سب
 انتظار میں رہا۔"
 "موت نہ ہونے کے قریب ہاتھ پکڑ لے۔"

تھا۔
 "وہ کہتے رہیں انتظار یہ وقت پھر نہیں آئے گا
 میں نے تمہیں جیل دل بھی تو سنا ہے کہ کچھ مجھے
 محبت ہو گئی ہے تم سے میں خبر سے جو بہت دور کی گھبراہٹی
 اور ڈرتی ہے۔" وہ اس وقت بالکل بے ہوش ہوا اور محض لگ بھگ
 تھا۔

"آپ کی سب کچھ تو اس کے منہ سے سنتا تھا
 جس حیرت ہی تھی کہ معاذ بھی جیسے وہ اسے چپکے چپکے
 چاہتے تھے۔ اس سے محبت کرے نوت کر چاہے
 کبھی جب وہ سب کہہ رہا تھا تو اس کا دل بیٹے سے
 نکلا کر گویا باہر نکلتے کی تیار رہی میں تھا۔"

"معاذ پھر آپ سے ملنے جا نہیں۔" اسرائیلی کا
 دل پورا تھا اس کی اندرونی کیفیت کو ظاہر کر رہا تھا۔
 "تمہیک ہے۔ میں جا رہا ہوں مگر جب وہ دیکھ
 میرے گھر کو کی تو پتھر پتھر نہ کہل سب تم مسمول ہو۔
 میں زیادہ کہہ کہہ بھی نہیں سکتا مجھ کو ایسا نہ ہو کہ
 ابھی ابھی اور کسوں اور تم۔"

وہ بدانت بات اور حوری پھوڑ کر نہلا تاہم اسرائیلی کا
 ہاتھ اب بھی اس کی پینوش گرفت میں تھا۔ میں جا
 رہا ہوں چائے لے کر کوئی دیر لے کر آتا ہوں۔
 اس نے اسرائیلی کے ہاتھ کو ہولے سے چھینا اور
 قدر سے ہڈ ہٹا لیا اسرائیلی نے دیکھا وہ چٹک گیا۔ معاذ
 جا چکا تھا۔

اسرائیلی کو اپنے چہرے پر رنگ ہی رنگ بکھرے

تھے۔
 جب چائے لے کر وہ اہل تلی تو اسٹان نہیں ہا
 شروع ہو گیا۔
 بڑی مشکل سے کھو یا میرا دل جب
 تلی لال نے گھور کر دیکھا مگر باز نہ آیا۔ سب
 سے آخر میں معاذ کو چائے دیتے ہوئے اس کی نگاہوں
 کی انکھوں سے ملی بہاں اس کے لیے جاہت کا سند
 ہو چر تھلا اس کے دل کو سکون کا احساس ہوا۔



بایں کے زرد چوڑے میں لمبوس گھرے پتے
 اسرائیلی بہت ادا رہی تھی۔ خوب ہلا گا اور وہ توڑ
 سبھی آئے تھے اگر کوئی نہیں تھا تو وہ شہلا آلی تھیں
 اس کی ہاتھ جاکر اسے آخر تک انتظار ہی تھا کہ ابھی
 آئے گی احسن بہائی بھی گئے تھے مگر میں خود ہی اپنا
 لوگوں کے لیے نہیں آئے۔

"اپنا چاہا ہے تو بیٹے کے لیے جاؤ۔ وہ اس کے لیے
 ضرورت نہیں۔" "تدینہ بیگم نے صاف جواب دیا۔
 شہلا وہیں چپ ہو گئی حاتھ بھی گھر میں تھا۔"



"پھوپھو پھوپھو؟" "نا بھائی اس کے پاس تلی تھی۔
 اسرائیلی ڈرتی گئی۔"

"پھوپھو بڑی پھوپھو تلی ہیں عاقب انکل سمیت۔
 اس نے یہ خوشخبری سنائی ہی تھی کہ شہلا اور
 عاقب خود اس کے پاس آئے۔ اسرائیلی بھاگ کر میں
 سے مل گئی۔"

عاقب نے اس کے سر پر ہاتھ پھیلا۔
 احساس کو چکھنے کے لیے ایک لمحہ کھلی ہوا آئے۔
 کل اس کی بیٹی گویا کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ عاقب
 سامنے بیٹھا تھا۔

"ہمارا گھر کی شادی نہیں کر سکا۔"
 "گھیل بیٹا؟" "آج فاس تھا اس لیے سکون سے
 منظر کیا تھا۔"

"اگر میں نے اس کی شادی کر دی تو اس کا دلہا بھی
 اسے میرے پاس نہیں آئے۔" وہ گھبراہٹ سے کہنے لگا۔
 "میرا مطلب میں اسے شہلا نظر تھی۔ نہیں نہیں وہ
 منزل کے ساتھ شہلا کی طرح نہیں ہونے دے گا۔
 بڑے بڑے آدمیوں اور اسی وقت شہلا کو تیار ہونے کو کہا۔
 ذریعہ حکم شور کرتی رہیں، پھر آج اس نے کلن بند کر
 لیے تھے مگر اب اس کے سامنے منزل تھی اس نے
 شہلا کی وجہ سے نہیں بلکہ منزل کی وجہ سے یہ فیصلہ
 کیا تھا۔"

شہلا منزل سمیت اس کے کمرے میں ابھی ابھی
 سٹی تھی۔ صبح اس پرانی کی رہ گئی تھی۔ طوطی نے انہوں
 کی تقریب کی خبر دی تھی کہ وہ منزل نے فون کر
 کے دھمکی دی تھی اگر میں نے انہیں تقریب کے
 اور ان روٹے دیکھ تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا۔ سو اس
 نے مشکل سے آنکھوں پر ضبط کے بندھن باندھے
 تھے۔

سوئی ہوئی منزل کو بیدار کر کے اس پرانی نے وضو کیا۔
 پھر بیٹھنے والے تھے ابھی کچھ خشک میں صبح ہو سوانی
 گریس کی زندگی کی نئی صبح۔

نماز ادا کرنے کے بعد اس نے شکرانے کے نقل
 پڑھے تب ہی دعا مانگتے ہوئے آسو اس کی پھیلی
 پتیلیوں پر نیچے گرے رب کے حضور اس کے
 شکرانے کا اظہار کیا۔ آسو بہا۔ اس کو کوئی حرج
 نہیں تھا۔

ہائے غمزدہ کہہ کر کہہ کر مڑی کہاں آئی۔ اس نے
 کڑی کھل کر تھانہ کی شرر کر میں بند کر لی۔ آمیں۔

وہ منزل کے بارے میں سوچ رہی تھی جس نے
 اسے معجزہ کرا تھا۔ اس کے بارے میں سوچتے ہوئے
 ایک عمارت کی سکن اس کے لیے آئی۔ تب ہی
 اس نے فون ٹنگا۔ اس نے جلدی سے من کیا کہ
 کہیں! اکی ٹینڈر غریب نہ ہو جائے۔

قد سری غریب ملا تھا۔ مجھے غیور نہیں آ رہی ہے۔

"کیا آپ نے آج رات کوئی بات نہ کی ہے
 مجھے فون کیا ہے۔"
 "واہی دانا! معلوم ہوا اس کا ہاں اچھا نہیں ہے بہت
 غصہ کیا۔"

"غصہ یہ میں نہیں کا۔ یہیں کا۔ اس نے فون
 کیا تھا۔" منزل نے دھمکی کی طرح پتیلیاں اس کی
 دھمکی سے خوف زدہ نہیں ہوئی کہ آج اسے یہ تھا اس
 دھمکی میں انتظار کا رعب رہا ہے اب۔

"چلیں اب سو جائیں۔" وہ بکھر کر بولی۔

"ہلکی سونے لگا ہوں مگر نیند نہیں آ رہی تو آئے گی۔"

اب اظہار ایک صبح کی ادویہ تھیں تو تھا اور صبح
 دور کب تھی۔ اس کی زندگی کی روشن اور پتیلی صبح جو
 تھیں ہی والی تھی۔ اس پر فون بند کر کے آئی کہ اس
 لیت گئی۔ رات آٹھ بج رہی تھی اس کی زندگی
 کے سامنے خواب کو تعبیر میں بہ لے کے لیے۔
 ایک خوب صورت تعبیر میں بد لے کے لیے۔

خواتین ڈائجسٹ

نی ڈالت
 بہنوں کے لیے ایک اہم مقالہ

میرے بھرم میرے دوست
 فرحت اشتیاق

قیمت --- -/ 250 روپے

تھوڑے

مکتبہ عمران ڈائجسٹ

37- اردو بازار، کراچی۔

رات آہستہ آہستہ میت دہی تھی۔ ولید نے پلا
 بیٹے شام کا نام سننا تو حیران رہی کہ بظاہر کلاہن
 اور سونڈ ہندوستانی باشندہ اور امت کا لڑکے ساتھ ایک
 صوفی شاعر کا نام بھی سنا کرتا تھا۔

وہ جب کھروری تھی تو طوطی نے اس رخصت
 ہوتے وقت اسے اپنے گھر آگئی تھی۔ وہ موتی
 تھی پھر ایک سال بعد ولید کے ساتھ بیٹے بھی تھی
 تھی ظفر و بیگم کو بھی طوطی بہت اچھی تھی۔



لاٹہ کے بیچ زخم ہوئے تو وہ اپنے تخیل کی مٹی
 اب اسٹی بھی بنائے تھی۔ ایسے عالم میں جب وہ
 بے زاری سے دیوی کے آگے بیٹھی ہوئی تھی کہ طوطی
 کی طرف سے دروس کلاہن آگیا۔

جب اسی اور بھی کے ساتھ وہ طوطی کے گھر پہنچی تو
 طوطی بہت خوش ہوئی بہت پیار سے ملی۔ وہ ناگہر بہت
 خوب صورت تھا۔ انتظام سہل کرے میں تھا کھانے
 اور خوش گھول میں رنگ گلین۔ اسٹی ایک کونے میں
 انگ تھک بیٹھی تھی ولید کی نظروں پر پڑی تو اس
 کے پاس چلا آیا۔

"اوو کیسی ہیں آپ مس شاعر! ولید نامہ بہت
 خوش گو اور تھا اس نے اسٹی کا نام لینے کے بجائے
 "مس شاعر! کا تھا۔ وہ حسبِ حالت کھرا گئی
 "ٹھیک ہو۔" خواتین کو بہت درست کرنے لگی۔

"وہ تو بھرا آ رہا ہے۔" سفید پٹے کے بالے میں
 اسٹی کا اندیشہ چرا دک رہا تھا۔ طوطی اپنی سمجھ کے
 ساتھ گئی ہوئی تھی۔ عورتیں بہت بہت جلتے
 گئیں۔ اسٹی ولید کے پاس سے ہٹ گئی تو طوطی نے
 پکار لیا۔ ارے اسٹی! تو تمہیں پانا کر دکھائی۔
 جوں ہی طوطی کی ہم راہی میں آگے بڑھی تو سب فن
 نکلتے نکلتے طوطی نے فن کر کے کان سے نکال دیا۔
 کرے میں رہ گئی جوں کو غور دیکھتے تھی اور بے خیالی
 میں چلتے چلتے سرے سرے میں آگئی۔ طوطی نے اس
 گئی ہوئی تھی۔ سامنے صوفی پٹے میں اس دروازہ

کے پاس پہنچ گیا۔ گئے انھوں میں کا بھی تعارف ہو گیا
 یہ اتفاق کی ہی بات تھی کہ اسے دونوں میں پہلی بار آن
 اسٹی نے طوطی کے شوہر کو دیکھا تھا۔ جلی میں وہ
 مرعوب بھی ہوئی۔ ولید نے بھی بھی گہری آنکھوں سے
 اس کا جائزہ لیا۔ جس پر اندر ہی اندر وہ بڑی جڑ بڑھی ہوئی۔

ولید کے بعد وہاں بھی آئے۔ اسے ساتھ ہی لے
 گئیں۔ طوطی اور ولید بھی ادھر ہی تھے۔ رات کپ
 شب کی محفل تھی۔ وہاں بھی کی ساری فیملی موجود
 تھی۔ ولید ایک سے ایک لطیفہ سن رہا تھا ہے اس جس
 کر اسٹی کے بہن میں حد ہونے لگا پھر شاعری کا دور
 پکار مغل نے فیض احمد فیض کے چند اشعار سنائے۔
 "اُماری پوہ بھی بھی شاعری کرتی ہیں۔" لاٹہ نے
 بڑے پیار سے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے
 بھلا پھوڑا۔

"میں بھی یہ ولید تھا۔
 "کمل ہے تم نے بتایا ہی نہیں۔" یہ طوطی تھی۔
 "تپ نہ لے نا۔ اپنی شاعری کے خزانے میں سے
 کہ۔" ولید پر اشتیاق لگا اس پر گاڑے بیٹھا تھا۔
 پھر سب نے اسے پس کھیرا کہ وہ گھبراہٹ تو گئی اور
 جلدی جلدی کچھ اشعار گوش گزار کیے۔

اس کے چہرے کی طرف دیکھا کرنا
 اور جب کرے وہ اٹھار تو سنا کرنا
 پیار کی برسات میں گھبرائے رہنا
 اور جد لگی کے خیال سے لرزا کرنا
 مجھے آج بھی یاد آتا ہے ہر رات میں
 جھٹکی سڑکوں میں گھبرا کرنا!

"بہت خوب۔" یہ تو از ولید کی تھی۔ سب اس کی
 طرف دیکھ رہے تھے گھبرا گئی خود کو مرکزِ توجہ بنو چکر۔
 "پھر پو! آپ تو ہمیں رستم ہیں۔" ان اس کے
 پاس آگے بڑھی۔

"مجھے آپ کو نہ سمجھا چکا ہے۔"
 اس نے کچھ لفظوں میں اس کو سنا دیا یہ ہر گھر
 نہیں ہوئی۔

جب نظر فرماؤں۔ نظر دے ہی اس کے قدم رک
 کھینچ لیا۔ اس کے لئے چپے آ رہی تھی۔
 کہہ رہے تھے: تم پہلے بیٹھے ہو اسری کو گھری دھا

طوطی نے چہرے سیکند کے لئے غون گون سے ہلایا تھا
 سوطے سے کہہ کر وہاں پہل میں لگ گئی۔ سوطے نے
 ہاتھ میں پکڑا۔ تھوڑے لمحہ گھاؤ اٹھ کر ہوا۔
 کہتے تھے: آپ کو گھروں میں۔ سوطہ کا جواب: آکر آکر
 مانتا اسری کی حالت جیسے رفتی نہ پائے گا۔ انہوں نے
 تھی۔ وہ اور اسی سی سی۔ تھی اسے ایک آنکھ
 نہیں بھٹی تھی۔ خواہ لہا ہاتھ جوڑی نوں نوں سی
 اسری اسے ہاتھ لہو کے لائن نہیں گئی تھی۔
 مرے مرے انداز میں اس کے پیچھے تھی۔
 کیلری سے گزرتے ہوئے سوطہ ایک جھوٹے کے
 آگے لہا تک رکا تو اسری جو اپنی دھن میں اس کے
 پیچھے آ رہی تھی بچے آرام سے اس کے کندھے سے
 باغری لگی۔

"یہ لڑکی بالکل بچہ سا ہے۔ وہم ہے اور سامنے
 کیست وہم ہے۔" سوطہ اس کی گھبراہٹ بھانپ گیا تھا
 اس دوران میں پہلی بار اس کے لبوں پہ نا محسوس سی
 مسکراہٹ لگی۔ اس نے پیچھے ہٹتے ہوئے رک کر
 غور سے شاید یہ کیفیت لوت لی تھی کہ یہ محترمہ ازہر
 نوں ہیں۔

"آپ کیا کرتی ہیں اور آپ کا پر راجہ کیا ہے؟"
 "میں اس کیونکہ کلن میں گریج لیٹن کے پیچہ
 میں ہوں اور اسری عام ہے میرا اسری کلن۔"
 اس نے غصہ سے بیٹا لہو لہا کر کہا۔
 "آپ نے یاد رکھا ہے آپ کا؟" سوطہ نے پہلی بار
 اسے غور سے دیکھا۔
 "کاٹھ کر لیا گیا اس کیونکہ کلن میں۔" وہ اپنے
 تکیے پر ہاتھ سے غور رہی تھی۔
 "اٹھ تھ لہو۔" سوطہ نے غور کیا قلم سمجھ رہی
 تھی۔
 "میں نے آپ کو گھروں کا لہا ہے لب میری ڈیوولی

کھینچ لیا۔ اس کے لئے غلطی ہو کر کہنے لگی۔ طوطی
 پہلے اسے قلم لہو اور غور نہ لگا قلم
 "اسری کہتا ہے؟" طوطی نے سوطہ کو اپنے پاس

دیکھ کر پوچھا۔
 "محترمہ اور کڑی قلم رہی ہیں۔" سوطہ نے
 اور نوں چپ لڑکیوں کی لہو میں چپ چپ سے ہوا
 ہے میں لہا غور ناگ ہر لڑکیوں کے پیچھے دیکھ کر
 ناگہم کھینچے لگیں۔
 "ارے وہ عام لڑکیوں سے بالکل مختلف ہے۔
 بلوٹ سے کوسوں دور میں ایک پات ہے غور
 ہونے کی تو آتی ہمارا تھی کہ اسری کہیں لوہا لگی
 جاتی نہیں ہے۔ شاید اس لیے ہمیں نہیں لگتا ہے۔"
 طوطی نے اس کی بھرپور روک تھام کی جس پہ وہ حیران رہ
 گیا۔



اسری کا رولٹ کوٹ ہوا تو اس نے اسٹرو میں
 لپٹ جیٹ لے لیا اس دوران طوطی سے ان کے سامنے
 گھوڑوں کا تعلق بہت گہرا ہو گیا تھا۔ وہ اکثر گاڑی لے
 کر آجاتی اور سارا دن لوہری کلشوم کلشوم اور دھنک
 بھاگی کہیں گزرتی۔

اس روز بھی وہ لوہری تھی۔ کلشوم کلشوم لے لے
 ہو کر لیا تھا کھانے پہ۔ بھٹی جی شلا بھی لگی ہوئی
 تھی۔ بے تعلقی سے ہاتھیں دھو رہی تھیں۔ ہنسنا ہانک
 ی بیٹھے بیٹھے کلشوم کلشوم لے لے رہے تھے۔ پکڑ لیا۔ ان کی لڑکی
 خدیا ناگہم تھیں۔ وہ دیکھ کر لپٹا تھا۔ طوطی نے شلا کے ساتھ
 مل کر رہی کہ سیدھا کھینچ لیا۔ طوطی اس دوران جا کر جلدی
 سے پانی لے تکی اور پلانے کی کوشش کی پر ہوتوں
 کے دونوں تانوں سے پانی باہر نکل گیا۔

"تکی کو ہسپتال لے جانا چاہیے۔" طوطی گھبرا رہی
 تھی۔ دھنک بھاگی احسن کو لون کر رہی تھی۔ احسن
 میں ناں کروں منٹ میں پہنچ گئے۔ کلشوم کلشوم کو فیرا۔
 امر جی میں لے جلا گیا۔ اسری پورے رگڑی میں تھی

سونہی جھیراؤل

SOHNI HAIR OIL



1. توتے ہوئے بالوں کو بڑھاتا ہے۔
2. بالوں کو تھکے ہوئے حالت میں تازہ کرتا ہے۔
3. بالوں کو خشک ہونے سے بچاتا ہے۔
4. بالوں کو جڑوں سے روکتا ہے۔
5. بالوں کو بڑھاتا ہے۔

سونہی جھیراؤل قیمت 70/- روپے

12 سالوں کے لڑکے کو مرکب ہے جس کی عمر 12 سال سے کم ہوگی۔
لڑکوں کو لڑکیوں کو مرکب ہے جس کی عمر 12 سال سے کم ہوگی۔
مردوں کو لڑکیوں کو مرکب ہے جس کی عمر 12 سال سے کم ہوگی۔

70/- روپے ہے جس کی عمر 12 سال سے کم ہوگی۔

مردوں کو لڑکیوں کو مرکب ہے جس کی عمر 12 سال سے کم ہوگی۔

1. بالوں کے لئے 80/- روپے

2. بالوں کے لئے 160/- روپے

3. بالوں کے لئے 240/- روپے

4. بالوں کے لئے 320/- روپے

5. بالوں کے لئے 400/- روپے

6. بالوں کے لئے 480/- روپے

7. بالوں کے لئے 560/- روپے

8. بالوں کے لئے 640/- روپے

9. بالوں کے لئے 720/- روپے

10. بالوں کے لئے 800/- روپے

11. بالوں کے لئے 880/- روپے

12. بالوں کے لئے 960/- روپے

اسے خریدیں نہیں تھی کہ چھپائی کی ہے۔
دیکھئے بعد واکٹر نے بتایا کہ کلوم ٹیکس کو ہائی بلڈ
پریشی کے وجہ سے علاج کا ایک یہ ہے اور ان کی حالت
بیکس ہے۔ وہ وہیں ہیں۔

اسٹری کو شام کو پانچ بجے اسی ہسپتال میں ہیں۔ اس
کی حالت تو خستہ ہی چھوٹی تھی۔ اب کی حالت کے بعد وہ
بہت حساس ہو گئی تھی اور ان ہی اس کے لیے سب
کچھ تھیں۔ اس بڑے وقت میں سارے رشتہ دار
کے ساتھ رات کو تھوڑے بھی پانچ یا بیسویں اور ولید کے
ساتھ سڑکی ہسپتال آیا تھا۔

اسٹری کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں اور گھٹاؤ
سے بیگانہ نظر آ رہی تھی۔ ایک لکھ کے لیے اسے
بھڑکی سی محسوس ہوئی۔ وہ تو احسن اور ولید سے
باتیں کر رہا تھا۔ ولید اور اسٹری کے پاس آگیا جس کے
آنسو دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

اسٹری لپ لیے مت روئیں آئی ٹھیک ہو
جائیں گی دعا کریں ان کے لیے اس وقت دعا ہی کی
ضرورت ہے۔ ولید کا لہجہ بھڑکی اور غلوں سے
بھر پورا تھا۔ اسٹری کے آنسو غور غور کھینچے۔

اسے اب احساس ہوا کہ یہاں گھٹاؤ
بیگانہ ہو کر رہا تھا۔ اچھا نہیں ہے اس نے ملید چادر
کے بلے سے اپنی آنکھیں صاف کیں۔ ولید اب تک
وہیں کھڑا ہے وہ کچھ باقی اسٹری شہلا اور مدانہ
بھانگی کی طرف دیکھ رہی تھی۔

احسن کو واکٹر نے اور ولید اس کے پیچھے تھوڑے بھی
چلا گیا۔ اسٹری سائیڈ پر تھی۔ وہاں تھی تو احسن بھائی
نے لپ لپ کر کوئی دیکھا۔

بھائی کی حالت ہے واکٹر نے کہا۔ اسٹری کو
گھر لے آئی اس کے لیے سے میں تھی۔ کچھ نہیں۔
کچھ میڈسن کا کیا ہے۔ ابھی ملتا ہوں گی تمہیں کہ
ٹھیک اور صحت کے ساتھ گھر چلے میں کتا ہوں چلتے
ہوئے جس میں ولید کہیں گے۔ گھر میں بھی تو کسی کا
ہونا ضروری ہے۔ احسن بھائی نے اس سے ٹکرا کر
گھر کو کوئی اور ولید اور مدانہ کے پاس کھڑا

تھا اسرنی کو کچھ لگاؤں سے انہیں دیکھ کر وہ مٹی
مکھڑک کر بکھ کر رہ گئی۔

طی میں بڑا بڑا دوسرے لیے وہ گاڑی کے کچلے
دھالے سے اندر پہنچی تھی۔ طہلی ٹرنٹ بینٹ
مظفر کے ساتھ بیٹھی تھی۔ سارا راستہ وہ تکی لور
وٹے کی آٹھ کنبلی رہی۔ اسرنی کے آنسو پھر دواں
ہو گئے۔ مظفر کی ٹھیک مڑ سے اس پر ہی تو اسے
ملے اس سارے۔

اس تری کا دل کتنا چھوٹا سا ہے۔ اس نے
سوچا اس سے پہلے اتفاق نہیں ہوا تھا کسی پہلی موٹی
چپ نموس لڑکی دیکھنے کا جو مولدہ سے فدا ہو
سمٹ جائے اس کا آج تک جن جن لڑکیوں سے واسطہ
ہوا تھا ان میں سے کوئی بھی پہلی موٹی تپ نہیں
تھی۔

اس نے عورت کے مت سے دل نہ دیکھے تھے پھر
اسرنی ہی جیسے سب سے جدا تھی۔

مٹھانے والے رنگ کے آہلی گیت کے سامنے
گالی ہوئی تو اسرنی نے تک کر اپنے خیالوں سے باہر تھی۔
اس نے ان لڑکیوں اور سارے بھی اندر آنے کو نہیں کہا
لور خود اتر کر چلی گئی۔ طہلی نے تاسف سے اسے
دیکھا۔



رات کے سو بج چکے تھے۔ اسے خیر نہیں آ رہی
تھی۔ عجیب سی بے چینی تھی اسرنی دو دواں کھلی کر
باہر آئی۔ دل نہ تھک نہیں کیوں گداز ہوا جا رہا تھا۔ سنان
بھانگی لور شلا تپ دواں سو رہی تھیں ایک اسے ہی
تھن میں تھا۔ اس بے چینی کی وجہ بھی اسے بھری ہوا
ہوا اور کمرے کے بعد کچھ میں آگئی۔ احسن لور تھور
بھلا کلوم حکیم کا بے جان لاش لے کر گھر واپس آئے۔

اسرنی کو نہیں لگتا کہ ہاتھ کا اسی سب اس دنیا میں
نہیں ہیں وہ کبھی تیار بھی نہیں ہوئی تھیں۔ اس
اچانک سی تار کی کھانہ ہوا اس دنیا کو ہی پیش کے

لے چھوڑ گئیں۔ اتنی محبت کرنے والی میں کھلے
دھڑکتا چھوڑ دیا تھا وہ سنا بھری آنکھوں سے بے لور ہوئی
تھیں۔ اسرنی احسن بھائی کے گلے لگ کر ریزہ
ہوت کر رہ گئی۔



کلوم حکیم کو اس خزا سے رخصت ہوئے۔ پھر
چکے جسے سب ہی آہستہ آہستہ فلم کے اس دھچکے سے
تجمل چکے تھے مولدہ اسرنی کے۔

شلا تپ آتیں تو ہر ممکن تسلی دیتی تھیں لور اس لازم
پاٹھ کی کو بخش کر تھی۔ وہ زیادہ دن لور پر رک بھی
نہیں سکتی تھیں اپنے گھر لور لور بچاؤ والی تھیں پھر ان
کی ساس کو بھی روز روز میٹھے جانا لور زیادہ قیام پسند
نہیں تھا۔ اسرنی ٹوٹ کر رہی تھی کہ اسی کی وفات کے
بعد سنان بھانگی کا دل نہ کچھ کچھ بدل گیا۔ سب بدلے پھر
پست میں اس کا خیال رکھتی تھیں لب اس توجہ کم ہو
گیا تھا۔

کلوم حکیم کی وفات کے بعد گھر میں تبدیلیاں بھی
نظر آنے لگیں۔ پہلے صفائی کرنے والی لڑکی آئی تھی وہ
جزوی ملازمہ تھی۔ ساسی رحمت کچن کے کاموں تک
مضد تھی۔ سب سنان نے ساسی رحمت کو ٹھل کر ایک
لور عورت کو روک لیا تھا جس کے ساتھ اس کا سہیلی بیٹی
لور ایک دس سال کا لڑکا بھی تھا۔ اس پورے گھرانے کو
گیٹ سے ہٹ کر وہ سری سلیڈ چ بنے ہوئے کمرے دے
دے گئے۔ یعنی سب ان کا قیام اور ہی تھا۔

مولدہ گھر کا فریج تبدیل کیا گیا خود سنان بھانگی
نے ہی کتنا اچھے لب انہیں لے لیا تھا۔ سنان کی سید لڑ چلا
شروع کر رہا تھا۔ اصل میں سنان کی سہیلی سسرال کی
نسبت خوش حال لور آٹھ خیال تھی۔ کی تو یہیں بھی
کوئی نہیں تھی۔ احسن کا اچھا خاصا اپنا کلوم ہوا تھا۔ شر
کے لگنے غصے میں خوب صورت گھر تھا اور سنان
بھائی کی شادی سے پہلے سنان کو کبھی کسی چیز کا احساس
نہیں تھا۔ لیکن ان کی بھانگی رحمت نے جانے ان
کی کلن کلن سی بلیڈ بھری میڈیکل دیکھ لیا تھا۔

بھی تھے جہاں ملا جھانٹنے کے مشورے ہو رہے تھے۔
 آپ کی آپ بیتی کے مطابق اس طرح کے کام نہ کرتے
 تھے۔ آپ کی ساری سچے بہت چالاک عورت لگتی ہیں
 ملا جھانٹنے کے لیے ہیں اور آپ خدشہ نہیں کر کے سری
 جاری ہیں۔ "خراسن پہلی کی اتنی آملی سلی جالی
 ہے ساری میں جنوں کو خلا دیتے ہوں گے۔ آپ
 خدشہ نہیں تالور میں کل دو تھی ملازمہ رکھ لیں۔ اپنی
 طرف بھی توجہ دیں۔ سار کا پتھر لگایا کریں اتنی فریض
 تک ہوگی تب کی کیونکہ جون بچوں کی ماں آپ لگتی
 ہی نہیں ہیں۔" مدحیہ کی کور ایسی ہی تھی یا نہیں
 تھیں جس سے ان کی سوتیلی میں تہہ پٹی کا افتادہ ہو گیا
 تھا۔

طولی ان کا تعلق تھا۔
 "اسلام حکیم آئی ایس ہیں؟"
 "اسے ہاتھ نہ لرو مجھ سے اتنے دن ہو گئے ہیں تم
 سے ملنا نہ ہو سکا کہ فلان پہ سی سی میری خیریت پوچھ لو۔
 اس کے لیے میں از حد ناراض تھی۔ اس کی چپ
 کی چپ بھائی سوا تھی اس کا شکوہ تھا۔
 "اپنی کیلیات ہے آپ کی طبیعت نہ ٹھیک ہے۔"
 "اے طبیعت کو بدو گولی۔ مجھے ڈاکٹر نے خوش
 خبری سنائی ہے اور اسی خوشخبری نے طبیعت خراب کی
 ہوئی ہے۔" طولی بھی لیا اور دیر غصہ نہ دکھا کی کور لب
 اپنے مخصوص کتے کھانکھلاتے انداز میں اسے بتا رہی
 تھی۔ اس کی کور شرم سی آئی۔ "یہ تو ابھی بات ہے۔"
 "اس سے زیادہ مجھ نہ کہہ سکتی تب ہی ہوا تھی نے
 دیکھو اس سے لے لیا اور طولی کو اس بارے میں
 امتیازی تامل نہ ملے لگیں۔ "تو اس کی تھوڑی طرف
 جا رہی۔" اتھلا نے بار بار اصرار یہ طولی کو یقین
 دلایا۔ "چچا اس کی سے کہیں نہ آج پتھر لگائے جس
 کو کئی مدت میں کور رہی ہوں۔ کوئی سن ہی ہوئی یا اس کی
 کئی۔" طولی کے انداز میں بچوں ایسی مصدیت تھی
 جتنا سکر لوریں۔

"میں ابھی ڈرائیو کے ساتھ اس کی کو بھجواتی ہوں۔"

جب گاڑی سے اتر رہی تھی میں ان کے پیچھے
 ایک اور گاڑی بھی آئی۔ ڈرائیو تک سیٹ نہ ملنے کی
 بجائے دو الگ کھول کر بچے اتر رہا تھا۔ اس کی کے
 احسانات عجیب سے ہوئے تھے۔ فلان نے مولا کو سلام
 کیا۔ اس نے سن گلاسز تار کر خور سے اس کی کی طرف
 دیکھا۔

"اسلام حکیم! مولا نے سلام کرنے میں پہل کی۔
 اس حد میں چہ کیدہ اریکٹ کھول چکا تھا۔ مولا اس کے
 ساتھ اندر چلا۔

طولی ان دونوں کو آٹھ دیکھ کر مت خوش ہو گئی۔
 "وادیہ چاند اور سوہج کج ایک ساتھ کیسے نکل
 آئے؟" اسی محبت کور کرم جوشی سے ملی جو اس کی
 شخصیت کا خلا تھا۔

"یہ سوہج کی تو خیر ٹھیک ہے یہ چاند کون ہے؟"
 اس کی کی گھبراہٹ نے مولا کی شرمندگی کو آج راہ دکھا
 دی۔ طولی اس پر بڑی۔

"آپ کی پونڈور تھی کیسی جاری ہے؟ کاندہ ڈرنگ
 پتے ہوئے اس کی چالباس اس کی تھی۔" تھی یا نہیں ہی
 جاری ہے۔ "اس کی نگاہیں کور میں رکھے ہاتھوں پر
 "میں حیران ہوا ہوں کہ آپ پونڈور تھی
 کیسے پہنچ گئیں۔"

"ہاں کی سی تھی" کہیں یہ مطلب؟
 "میرا مطلب ہے کہ آپ اتنا دلہنی میں ہیں دوست
 سے لڑکے ہوتے ہیں۔" "سکر ہاٹ ہو تھلا میں
 دہانے پوری عینو کی سے کہہ رہا تھا "میرے سامنے
 آپ کا یہ حال ہے ہاں کیا ہو تا ہو گا؟"
 "مجھے اسے اندر تک پڑھ رہا تھا۔" جی نہیں میں
 آپ سے ڈرتی تو نہیں ہوں۔ "اس نے شہف سے
 مولا کو جھٹایا۔

"راستی آپ مجھ سے نہیں ڈرتیں۔"
 "جی نہیں۔" "میں مولا سے بولی۔ اسے پتہ چل
 گیا تھا کہ مولا اس کا مذاق اڑا رہا ہے۔ "اگر ایسی بات

خاطروں کا تعلق: آنے سے پہلے کتنی شدت سے دعا کی تھی کہ لوہاں کی تاروں میں نہیں اتریں جائے۔

ہم مگر رہیں آغوشِ تیرا ہم ہے چلی سناں (۱۰: ۱۱۷)
کردارِ قتل

”ای کیا صورت، جاں ہے۔ انہوں نے معنی کی کوئی تفسیر دی ہے۔“ وہ شہلا اور تیل کا لکڑی کے پتے پر لے لے کر پھینک دیا۔

”اے اذرا دم تو لینے کو! یہ کیا آتے ہی شہر میں
میں۔“ زینب نے تیرنگوں سے اے گھوڑا تو

پہرا اکھٹا سا ہو گیا۔
شہلا گہڑے بدلنے چلی گئی تو زینچ نے کمرے کا
دروازہ بند کر لیا۔

”میں نے تو کہا تھا منگلی ابھی کر لیتے ہیں۔ شادی
عظیم عمل ہے نہ ہر کہیں کے پرہیز خانہ نہیں ملتی۔
اس کی نیت مجھے عجیب نہیں لگ رہی ہے۔“ زینت
لے کھڑی۔

”تو یہ کتنی شہلاہل چپ بولے بیٹی ہو۔
 ماہی بات کرے ہی کی۔“

”کیون لی! اسٹی ایس گھر میں تمہاری بہن کر آئی۔“

”تو پھر جو اسٹی کو اٹھا کر لے گئیں تو راضی نہیں
ہیں۔“ زینت خاتون کو تلو اکھیل

”الہا ایسے نہ نہیں۔ میں نے اٹھائے بھی لا سکتا ہوں۔“ زینہ خاتون نے بھیجی لڑکیوں سے لے

”مجھے تو اللہ سے رہانہ کی نیت میں قہر ہے۔ آخر

سے دیکھ تو ہوا گا کہ ساری زندگی خود مصروف کر لی ہے اور

فان کا نام از ایما قاجیہ عن کی حالت بہشتیہ پہ احسان
کر رہی تھی۔ یہاں کے دو عورتیں مگر کئی اور سر
جیم، انہوں نے ہنسل، امروہی، غیلہ و غضب پہ کلمہ

پلای۔ آپ غمک کہہ رہی ہیں واقعی انجم کے لیے
 یوں ہی کہی تھیں ہے، اس نے ابھی ہوسہ رہی ہے پھر
 "یہی کہی تھیں ہوا پھر دوسل کا لہجہ ہے۔"
 "کہتے ہوا پھر دوسل کا لہجہ کہہ سکتی تھیں دوسل۔"
 ہے بھی عورت ایسے پھر کی ہلکے کر ایسی کہنے

:- "افسوس کا یہی ارادہ نہیں ہے جب اس پر تعلیم
عمل کر لے گی تو یہ کھا جائے گا۔" بدلتے ہوئے سولت
سے زبردستی روکا۔

”تو پھر عقل کچھ نکاح کر لیتے ہیں۔“ روتے خاتون

میں اس موضوع پر احسن سے تفصیل بات کر چکا ہوں۔ جانتے ہیں اس کی پر عملی خاصی ہے۔ دوسرے عالم مکمل کی باتیں اس کی پر عملی پر اچھا اثر نہیں لائے گا۔ ویسے بھی ہمارے ہاں ایک مدرسہ درویشوں میں ہے۔ "مندانہ کے درویشوں کو پلے ان میں" کا اندازہ ہو کر رہا۔

شہناز اور بن خاں کی ملاقات کی طرح بیٹی
کی جہیز کی ہذا بھی مرضی نہیں تھی کہ اس نے
نہی اور بن خاں کو اس پر سسرال دینے کے آگے
نہی کیا۔

انہما تم فکر اس میں چاہ کر رہا تھا نانا طالب علم
 سے ہی لڑکیوں میں اس کی دلچسپی کسی سے بھی
 نہیں بچتی تھی اس کے بہ شکر لائبریری چلے گئے ہو
 سب کے سب ناگہمی ہوئے تھے۔ سب نہ جانے اس
 لڑکے کی صورت کس کا تقلید پارخاندان میں منتقل ہو کے
 منتقل تھی نہ ہماری ذیل اٹلی کی وجہ سے اہل عمر
 سے بھی خطر آگیا اس لئے اس کے سامنے ہٹل کر گیا
 کی کتنی بھی حساس اور مصحوبہ ذرا ذرا سی بات نہ
 سہجائی بلکہ انہما کی بہ مزاحیہ اور جیسے سے سدا گھر